بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. NO. L. 5254

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۱ احسان ۱۳۳۹ ہش | ۲۱ جون ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

رومانیہ کے دارالحکومت میں خروشیف کی زیر صدارت کمیونسٹ ملکوں کے لیڈروں کا اجلاس

اجلاس میں سربراہوں کی کانفرنس کی ناکامی کے بعد بین الاقوامی صورت حال کا جائزہ لیا جائیگا

بخارسٹ ۲۰ جون۔ رومانیہ کے دارالحکومت بخارسٹ میں آج کمیونسٹ ملکوں کے بڑے بڑے لیڈروں کا ایک اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں صدارت کے فرائض روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف ادا کرینگے اس اجلاس میں سربراہوں کی کانفرنس کی ناکامی کے بعد بین الاقوامی صورت حال کا جائزہ لیا جائے گا۔

شامل ہونے والے ملکوں میں روس، چین، چیکوسلواکیہ، مشرقی جرمنی، پولینڈ، ہنگری اور بعض دوسرے کمیونسٹ ملک شامل ہیں اس اجلاس کا اہتمام رومانیہ کی کمیونسٹ پارٹی نے اپنی سالانہ کانگریس کے موقعہ پر کیا ہے۔ جو انہی دنوں بخارسٹ میں منعقد ہو رہی ہے۔ کمیونسٹ چین کے وفد میں پیکنگ کے میئر کینگ شینگ بھی شامل ہیں ..... سربراہوں کی کانفرنس سے قبل پرامن باہم وجودیت کی مہم زوروں پر تھی۔ تو مسٹر کینگ نے مغرب کو خوش کرنے کی ہر کوشش کو ہدف ملامت بنایا تھا۔

کیموائے پر گولہ باری سے ۱۴ ہلاک اور ۴۰۰ زخمی ہوئے

چینیوں نے دو دن میں ۸۹ ہزار گولے پھینک کر پچھلے تمام ریکارڈ توڑ دیئے

تائپیہ ۲۰ جون۔ فارموسا میں صدر آئزن ہاور کی آمد کے خلاف احتجاج کے طور پر کمیونسٹ چین نے جزائر کیموائے پر دو دن تک مسلسل جو گولہ باری کی تھی۔ اس میں ۱۴ آدمی ہلاک اور ۴۰۰ کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔ اس گولہ باری کے نتیجہ میں چھ سکول، ایک فوجی ہسپتال اور متعدد دوسری عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں۔ چینیوں نے ۸۹ ہزار گولے پھینک کر پچھلے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔ چین نے ان جزائر پر اتنی شدید گولہ باری پہلے کبھی نہیں کی تھی۔

مالی فیڈریشن آزاد ہو گئی

روس اور چین نے اسے تسلیم کر لیا

ڈاکر (مغربی افریقہ) ۲۰ جون۔ مغربی افریقہ کی مالی فیڈریشن کو گزشتہ رات نصف شب کے بعد آزادی حاصل ہو گئی۔ اب اسے فرانسیسی برادری کے ایک آزاد رکن کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کی آزادی کے اعلان کے ساتھ ہی روس اور چین نے اسے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ فیڈریشن سنی گال اور اردگرد کے دوسرے فرانسیسی علاقوں پر مشتمل ہے اس نے پیلے اور سرخ رنگ کا پرچم اور اپنا ایک قومی ترانہ بنا لیا ہے۔ سنی گال اسمبلی کے سپیکر اس کے پہلے صدر ہوں گے۔

ماؤنٹ بیٹن کی آمد پر مظاہروں کا امکان

دارالسلام ۲۰ جون۔ مشرقی اور وسطی افریقہ کے قوم پرستوں سے کہا گیا ہے کہ وہ برطانیہ کے چیف آف ڈیفنس سٹاف لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی آمد پر احتجاجی مظاہرے کریں۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن اس علاقے میں برطانیہ کے ذی بمبار طیاروں کے لئے اڈے قائم کرنے کے امکانات معلوم کرنے آ رہے ہیں۔

وزیر اعظم گھانا نے روس جانے کی دعوت منظور کر لی

اکرا ۲۰ جون۔ وزیر اعظم گھانا ڈاکٹر کوامی انکرومہ نے روس کا دورہ کرنے کے سلسلہ میں وزیر اعظم روس مسٹر خروشیف کی دعوت منظور کر لی ہے۔ قبل ازیں مسٹر خروشیف گھانا کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر چکے ہیں۔ روسی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ ان دوروں کی تاریخوں کا بہت جلد اعلان کر دیا جائے گا۔

برما مشن کے ایڈریس میں تبدیلی

ہمارے برما مشن کا ایڈریس بدل گیا ہے نیا پتہ یہ ہے۔

Ahmadiyya Muslim Mission,
191—28th Street
Rangoon
(Burma)

(وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم عبدالوہاب بن آدم آف گھانا اپنے وطن واپس جانے کیلئے کراچی روانہ ہو گئے

اہل ربوہ نے آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ نہایت پرخلوص طور پر الوداع کہا

ربوہ ــ گھانا مغربی افریقہ کے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب مرکز سلسلہ میں قریباً آٹھ سال تک علم دین حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن واپس جانے کی غرض سے مورخہ ۱۸ جون ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ نہایت پرخلوص طور پر الوداع کہا۔ ریلوے اسٹیشن پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلا صاحبان اور کارکنان کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۰ء

آئین

نئے آئین کے متعلق بعض لوگوں نے آئین کمیشن کے سوالنامے کے جوابات ارسال کئے ہیں ان میں سے ایک جوابنامہ چوہدری محمد علی صاحب سابق وزیر اعظم پاکستان نے بھی تحریر کیا ہے جو مختلف اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اس جواب نامہ کو پڑھ کر تاثر پیدا ہوتا ہے کہ دراصل یہ ایس ۱۹ علماء و مفکرین کے جوابنامے ہی کا مثنیٰ ہے اور دونوں کو بالمقابل پڑھنے سے آدمی اس نتیجہ پر آسانی سے پہنچ سکتا ہے کہ جہاں تک عبارت آرائی اور انداز بیان کا تعلق ہے دونوں جوابنامے ایک ہی قلم کے چکیدہ ہیں۔

خیر ہمیں اس کھوج میں جانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ دونوں جوابناموں میں تھوڑے سے تغیر الفاظ کے ہیر پھیر سے ایک ہی قسم کی باتیں لکھی گئی ہیں دونوں پارلیمنٹری نظام کو صدارتی نظام پر ترجیح دیتے ہیں۔ دونو میں سابقہ دستور کی بحالی کا مطالبہ ہے۔ دونوں میں یہ بات یکساں زور کے ساتھ کہی گئی ہے کہ سابقہ دستور ناکام نہیں ہوا۔ بلکہ اسکو کبھی زیر عمل ہی نہیں لایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ

جہاں تک آئینی نظام کے پارلیمنٹری یا صدارتی ہونے کا تعلق ہے چونکہ ہم سیاستدان نہیں اور نہ سیاست میں ٹانگ اڑانا چاہتے ہیں اسلئے ہم دونوں کے حسن و قبح پر بحث کرنے کے اہل نہیں اور نہ ہمیں ایسی بحث میں حصہ لینے کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ سراسر ایک غیر سیاسی جماعت ہے اور وہ پورے اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور تجدید و احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ تاہم جہاں تک ملک کی سالمیت اور امن و امان کا تعلق ہے۔ چونکہ اس کا رشتہ اسلامی اخلاق سے جا کر ملتا ہے۔ اسلئے ہم صرف اسی نقطۂ نظر سے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

چوہدری محمد علی صاحب سابق وزیر اعظم نے صدارتی نظام کی غیر موزونیت کے متعلق اسباب پر بڑا زور دیا ہے کہ یہ نظام سوا امریکہ کے کہیں پھلا پھولا نہیں چنانچہ آپ نے بیشتر امریکی ممالک کی مثالیں دے کر اپنے مفروضہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو مثالیں آپ نے صدارتی نظام کی برائیاں ظاہر کرنے کے لئے دی ہیں وہ صحیح ہونگی۔ لیکن اس قسم کی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مثالیں پارلیمنٹری نظام کی ناکامیوں کی موجود ہیں۔ جن کو چوہدری صاحب نے صرف نظر کر دیا ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود اسلامی ممالک میں پارلیمنٹری نظام کی سخت ناکامی اس ایک بات سے ہی واضح ہوتی ہے کہ یہاں اب شاید ہی کوئی ملک ہوگا جس میں پارلیمنٹری نظام ناکام نہ ہوا ہو۔ ٹرکی کا حالیہ انقلاب پارلیمنٹری نظام کی نعش میں شاید آخری کیل ہے عصمت انونو نے جب سے مختلف سیاسی پارٹیوں کی اجازت دی ہے اسی وقت سے ٹرکی میں انتشار شروع ہوا ہے اور آج ہم اس آزادی کا نتیجہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

پارلیمنٹری نظام کی سب سے بڑی برائی سیاسی پارٹی بازی ہے خاص کر پسماندہ ممالک کو تو یہ کسی طرح راس نہیں آتی۔ یہاں ہر لیڈر جو اپنا اقتدار چاہتا ہے ایک مفروضہ مقصد اختیار کر کے پارٹی بنا لیتا ہے۔ فرانس کی مثال اس ضمن میں بڑی سبق آموز ہے حالانکہ فرانس ایک ترقی یافتہ ملک سمجھا جاتا ہے لیکن پارٹی بازی کی لعنت سے بچنے کے لئے اہل فرانس نے ڈیگال کی شخصی حکومت کو ترجیح دینا مناسب خیال کیا ہے۔

جیسا کہ صدر ایوب نے اپنی فاضلانہ تقریر میں جو آپ نے لاہور ڈویژن کی بنیادی جمہوریتوں کے ممبروں کی کانفرنس میں کی ہے۔ پارٹی بازی میں آزاد خیال ارکان کی کوئی حیثیت نہیں رہتی جب تک کوئی شخص کسی پارٹی کے ساتھ منسلک نہ ہو اس کی کوئی آواز نہیں اور نہ اس کی رائے خواہ وہ کتنی ہی صائب اور خواہ وہ کتنی ہی زیر بحث مسئلہ میں وقیع و مفید ہو کوئی وزن رکھتی ہے۔ اگر وہ رائے بڑی بڑی پارٹیوں کے پارٹی مفاد کے خلاف پڑتی ہو تو ایک شخص پارٹی ڈسپلن کا پابند ہو کر غلط سے غلط رائے کی تائید کے لئے بھی مجبور ہوتا ہے خواہ اس کی رائے میں پارٹی کا فیصلہ ملک و قوم کو تباہ کرنے والا ہی کیوں نہ ہو۔ اس طرح نہ صرف وہ روپیہ اور وقت جو ایسے آزاد خیال لوگوں کے انتخاب پر ملک و قوم کا صرف ہوتا ہے۔ ضائع جاتا ہے بلکہ وہ خود ایک کونے میں پڑا سڑ جاتا ہے۔

پھر پارلیمنٹ نظام میں اکثریت اور اقلیت کا سوال بھی بڑا ضرر رساں ہے۔ دائیں اور بائیں بازو میں چپقلش ہوتی ہے۔ وہ ملکی مسئلہ سے ہٹ کر اتنے گھناؤنے حدود تک چلی جاتی ہے کہ ایوان کے احاطہ میں دست و گریباں ہونے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ بلکہ قتل تک ہو جاتے ہیں۔ اس کے خلاف اگر ہر رکن اپنی علیحدہ حیثیت رکھتا ہو تو اپنے ذاتی مشورہ سے ملک و قوم کو مستفید کر سکتا ہے۔ اور کسی گروہ بندی اثر سے مبرا ہو کر اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔

صدر ایوب نے اپنی تقریر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت کو مطمح نظر بنایا ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم اس مطمح نظر کو حاصل کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوں گے تاہم اتنا ظاہر ہے کہ یہ واقعی ایک اسلامی نظریہ ہے اور جیسا کہ صدر ایوب نے کہا ہے وہ کسی بیرونی نمونہ پر حکومت نہیں چاہتے بلکہ خود ملکی حالات اور یہاں کے عوام کی ذہنیت کے مطابق دستور بنانے کے حق میں ہیں۔ آپ نے اصولی طور پر جو دو باتیں فرمائی ہیں وہ واقعی نہایت پائیدار ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ یہاں ایسی حکومت چاہتے ہیں جس میں یہ دو باتیں پائی جاتی ہوں اول یہ کہ جو اصلاحات اب تک ہوئی ہیں ان کو قائم رکھ کر آئندہ ترقی کی رفتار جاری رکھی جائے اور ان کو ادھیڑا نہ جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ یہاں ایک مضبوط اور پائیدار حکومت چاہتے ہیں جسکے بغیر [illegible] درست ہوں جاری رہ سکتے ہیں یہ دونوں باتیں اصولاً ایسی ہیں کہ جن کو ہر پاکستانی بنظر استحسان دیکھیگا۔ ملک و قوم کی ترقی کے لئے یہ دونوں باتیں نہایت ضروری ہیں۔ آپ نے سچ کہا ہے کہ پہلے یہاں یہ ہوتا رہا ہے کہ بعض لیڈروں نے جو منصوبے خود تیار کئے تھے اقتدار سے علیحدہ ہو کر خود ہی ان کی مخالفت کرنے لگے۔ اس طرح جہاں تک کوئی کام سرانجام پاتا ہے اسکو ادھیڑ کر رکھ دیا جاتا رہا ہے اور اس کا نقصان پاکستان کے عوام کو بھگتنا پڑتا رہا ہے اس طرح بے شمار روپیہ اور وقت ضائع جاتا رہا ہے۔ سیاستدانوں کی اس ہٹ دھرمی کی وجہ سے ملکی ترقی کولہو کا بیل بن کر رہ گئی

اس لئے آپ کا یہ خیال بالکل درست ہے کہ یہاں آئندہ جو بھی حکومت قائم ہو وہ ایسی ہونی چاہیئے۔ جو ان اصلاحات اور کاموں کو جو اب تک ملک میں ہوئے ہیں قائم رکھتے ہوئے ترقی کی رفتار کو آگے بڑھائے۔ اور جب تک کسی ملک میں مضبوط اور پائیدار حکومت قائم نہ ہو اس وقت تک نہ ملک میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور نہ کوئی ترقی کا منصوبہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور نہ ملک کا وقار قائم ہو سکتا ہے۔

صدر ایوب نے آخر میں جو ایک بات کہی ہے وہ آپ کے خلوص نیت کی مظہر ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ دستور کے متعلق تمام انحصار آئین کمیشن پر رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہے کہ اگر آئین کمیشن مندرجہ بالا دو باتوں کے پیش نظر کوئی ایسا دستور بھی بنائے گی۔ جو ان کے ذاتی خیالات سے مختلف ہوگا تو وہ بلا ہچکچاہٹ اسکو قبول کر لیں گے۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ یہ آپ کی خلوص نیت کا بہترین ثبوت ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کے دماغ میں مغربی قسم کی ڈکٹیٹر شپ کا کوئی خیال پرورش نہیں پا رہا۔ اور آپ بہر حال اپنا ذاتی اقتدار قائم رکھنے کے خواہشمند نہیں۔

آپ نے بیشک اپنی تقریر میں صدارتی حکومت کی طرف اپنا رجحان ظاہر کیا ہے لیکن حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حکومت کو مطمح نظر بیان کر کے آپ نے اس قیاس کا ازالہ کر دیا ہے کہ آپ بعینہٖ اس قسم کی صدارتی حکومت چاہتے ہیں جیسا کہ اس کا تصور مغربی سیاست نے پیش کیا ہے اور جس کا عملی اور کامیاب نمونہ امریکی دستور کی صورت میں موجود ہے۔ ہماری رائے میں اگر پاکستان کوئی ایسا قابل عمل دستور بنا لے جو حضرت عمرؓ کی حکومت کے نمونہ سے ایک حد تک ہی ملتا جلتا ہو اور پاکستان اسکو کامیابی سے چلائے تو جیسا کہ صدر نے فرمایا ہے یہ ایک ایسا دستور ہوگا جو دنیا میں یکتا ہوگا اور بعید نہیں ہے کہ خاص کر ترقی پذیر اور ایشیائی ممالک اس دستور کی تقلید کرنا فخر خیال کریں۔

(باقی صفحہ ۔ پر)

عید الاضحیٰ کی تعیین کے متعلق ایک علمی اور عملی مسئلہ

عید مکہ مکرمہ کی رؤیت کی بناء پر منائی جائے یا کہ اپنے علاقہ کی رؤیت کے مطابق؟

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

چونکہ قمری مہینہ کی پہلی رات کے چاند کی رؤیت میں مختلف ملکوں اور مختلف علاقوں میں ایک حصہ دن یا ایک دن یا دو دن کا فرق ہوتا ہے۔ اور اس سال مکہ مکرمہ اور مغربی پاکستان کی رؤیت میں دو دن کا فرق پیدا ہو گیا تھا (گو عرب اور پاکستان میں دو دن کا فرق سمجھ نہیں آیا کیونکہ ان ملکوں میں فاصلہ زیادہ نہیں) اس وجہ سے نیز بعض دوسری وجوہات کی بناء پر اس سال خصوصیت سے بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ چونکہ حج مکہ مکرمہ کے ساتھ مخصوص ہے اور دنیا بھر میں صرف ایک ہی جگہ ہوتا ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز گویا حج ہی کا تتمہ ہے اور اس کے ساتھ ملحق ہو کر آتی ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ کیوں نہ عالم اسلامی میں یکجہتی اور یک آہنگی پیدا کرنے اور یوم حج کی دعاؤں میں عالمگیر شرکت کا رستہ کھولنے کی غرض سے ہر جگہ عید الاضحیٰ کی تاریخ مکہ مکرمہ کی رؤیت کے مطابق مقرر کی جائے، خصوصاً جبکہ آجکل تار اور ٹیلیفون اور ریڈیو اور وائرلیس کے ذریعہ اطلاعات کا نظام بھی بہت وسیع اور بے حد سریع ہو گیا ہے

اس کے مقابل پر اکثر اصحاب کا خیال ہے کہ چونکہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تقریبات کی بنیاد شریعت اسلامی میں قطعی طور پر قمری نظام اور رؤیت ہلال پر رکھی گئی ہے۔ اور نئے چاند کی رؤیت لازماً ہر ملک میں کسی قدر مختلف ہوتی ہے اور عید الفطر کے متعلق تو حدیث میں خصوصیت کے ساتھ صراحت آتی ہے کہ صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ "یعنی روزے رمضان کے چاند کی رؤیت سے شروع کرو اور عید الفطر بھی شوال کے چاند کی رؤیت کے مطابق مناؤ" اور عید الاضحیٰ بھی اسی اصول کے مطابق قمری نظام اور رؤیت ہلال پر مبنی قرار دی گئی ہے۔ اس لئے جیسا کہ چودہ سو سال سے آج تک بلا استثناء ہر اسلامی ملک میں ہوتا آیا ہے عید الاضحیٰ بھی اپنے علاقہ کی رؤیت کے مطابق منانی ضروری ہے۔ ورنہ شریعت کے ایک بنیادی اصول میں جو سہولت عامہ کی بناء پر مقرر کیا گیا ہے رخنہ پیدا ہو جائے گا۔ اور غیر حاجیوں نے تو بہر حال یوم حج کی دعائیں اپنی اپنی جگہ پر ہی کرنی ہوتی ہیں جو پھر بھی یوم حج کے مطابق اپنے اپنے گھروں میں کی جا سکتی ہیں اور یہ عاجز اسی طریق پر عامل رہا ہے وغیرہ وغیرہ

سو چونکہ یہ ایک اہم اور نازک سوال ہے اور صدیوں کے رائج شدہ طریق کو بدلنا بڑے خطرہ کا رستہ ہے اور اس کے بدلنے میں شریعت کے بیان کردہ قمری نظام اور علاقائی رؤیت ہلال کے اصول میں رخنہ پیدا ہوتا ہے اور یہ ساری باتیں بہت قابل غور ہیں اس لئے اس معاملہ میں ہر امکانی پہلو کی تحقیق کے لئے جماعت کے علماء کو اس بارے میں انتہائی حزم و احتیاط کے ساتھ غور کر کے کسی پختہ نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ایسے امور میں ذرا سی ٹھوکر بدعت کا رستہ کھول سکتی ہے اس تحقیق میں لازماً قرآن مجید اور احادیث نبوی اور سنت صحابہ کے علاوہ ائمہ فقہ کے اقوال کی چھان بین کرنی ضروری ہو گی اور جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے فتاویٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے زمانہ کی سنت کو بھی ملحوظ رکھنا ہو گا۔ علاوہ ازیں اس مسئلہ کے جغرافیائی پہلو کے متعلق ماہر ریاضیات عزیزم مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب آف لنڈن بھی بہت مفید مشورہ دے سکتے ہیں۔

بظاہر دونوں طرف کے دلائل کا خلاصہ بصورت ذیل سمجھا جا سکتا ہے:۔

علاقائی رؤیت کے حق میں	مکہ مکرمہ کی رؤیت کے حق میں
(۱) چونکہ اسلام نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہر دو کو قمری نظام پر مبنی قرار دیا ہے۔ اور قمری نظام لازماً علاقائی رؤیت ہلال سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے عید الاضحیٰ کو کسی دوسری جگہ کی رؤیت سے خواہ وہ جگہ کتنی ہی اہم اور کتنی ہی مقدس ہو وابستہ نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ یہ بات ایک مسلّم اسلامی حکم میں ناواجب دخل اندازی ہو گی۔	(۱) حدیث میں صرف عید الفطر کے متعلق صراحت آتی ہے کہ شوال کا چاند دیکھ کر منائی جائے مگر عید الاضحیٰ کے متعلق ایسی کوئی صراحت نہیں پائی جاتی۔
(۲) اسلام نے عیدوں اور رمضان کو قمری نظام اور رؤیت ہلال کے ساتھ اس لئے وابستہ کیا ہے کہ اس میں سہولت عامہ کا پہلو مدنظر ہے جو دین متین کا ایک بنیادی اصول ہے تاکہ ہر علاقہ کے لوگ اپنے اپنے علاقہ کی رؤیت کی بناء پر (جو ایک بدیہی امر ہے) یہ عبادتیں بجا لا سکیں اور کسی قسم کی علمی یا خارجی تحقیق کا سہارا نہ ڈھونڈنا پڑے۔	(۲) عید الاضحیٰ چونکہ حج کا تتمہ ہے اور حج مکہ مکرمہ کے ساتھ مخصوص ہے اور رمضان کی عبادت کی طرح ہر بستی میں الگ الگ نہیں منایا جاتا۔ اس لئے عید الاضحیٰ کے معاملہ میں مکہ مکرمہ کی رؤیت مقدم ہونی چاہیئے۔
(۳) یہ خیال کہ حدیث میں صرف عید الفطر کے متعلق صراحت آتی ہے کہ رمضان کا چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور شوال کا چاند دیکھ کر عید مناؤ۔ مگر عید الاضحیٰ کے متعلق حدیث میں ایسی کوئی صراحت نہیں پائی جاتی ایک غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ عید الفطر کے متعلق یہ صراحت اس لئے نہیں کی گئی کہ یہ اصول صرف عید الفطر کے ساتھ مخصوص ہے۔ بلکہ اس لئے کی گئی ہے کہ عید الفطر رؤیت ہلال کے معاً بعد آتی ہے اور عید الاضحیٰ دس دن کے وقفہ سے آتی ہے۔ ورنہ جب عید الاضحیٰ بھی قمری نظام کے ساتھ وابستہ ہے۔ تو لازماً اس کے متعلق بھی رؤیت ہلال کا اصول تسلیم کرنا پڑے گا	(۳) مکہ مکرمہ کی رؤیت کی مطابقت اختیار کرنے میں بھی بہر حال عید کی بنیاد قمری نظام پر قائم رہتی ہے اور شریعت کے بنیادی اصول میں فرق نہیں پڑتا اور صرف علاقائی رؤیت اور مکہ مکرمہ کی رؤیت کا فرق پیدا ہوتا ہے
(۴) اگر مکہ مکرمہ کی رؤیت کی بناء پر تمام دنیا میں عید الاضحیٰ منائی جائے تو اس کے نتیجہ میں مختلف ملکوں کے قمری حساب میں سخت رخنہ پیدا ہو جائے گا۔ اور صرف عید کی تاریخ ہی نہیں بدلے گی بلکہ چاند کی ساری تاریخیں بدل جائیں گی اور ایک غیر قدرتی نظام قائم ہو جائے گا۔	(۴) حج میں تمام عالم اسلامی کے نمائندے جمع ہوتے ہیں اس لئے بھی اس عالمگیر عبادت اور اس کے تتمہ (یعنی عید الاضحیٰ) میں ہم آہنگی اور تطابق ضروری ہے
(۵) آج تک گزشتہ چودہ سو سال میں تمام اسلامی دنیا اپنے اپنے علاقہ کی رؤیت کی بناء پر عید الاضحیٰ مناتی آئی ہے اور اس کے خلاف کوئی ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ علاقائی رؤیت کو ترک کر کے مکہ مکرمہ کی رؤیت پر بنیاد رکھی گئی ہو۔ اور چودہ سو سال کی متواتر سنت کو ترک کرنا بدعت اور فتنہ کا رستہ کھولتا ہے	(۵) حج کی اصل تاریخ میں جو توجہ اور شوق و ذوق اور انہماک دعاؤں میں ہو سکتا ہے (خواہ لوگ اپنی اپنی جگہ پر ہی دعائیں کریں) وہ طبعاً کسی دوسری تاریخ میں نہیں ہو سکتا اس لئے بھی مکہ مکرمہ کے ساتھ مطابقت مقدم ہے

(۶) یہ احساس کہ حج کا دن خاص دعاؤں کا دن ہے اور تاریخیں مختلف ہونے کی صورت میں ان دعاؤں میں عالمگیر یک جہتی اور خاص توجہ باقی نہیں رہتی بظاہر کسی حد تک قابل توجہ نظر آتا ہے۔ مگر اس کا حل آسانی سے ہو سکتا ہے کہ جہاں جہاں مکہ مکرمہ کا یوم الحج معلوم ہو جائے وہاں کے مطابق اس دن بھی مسلمان اپنی اپنی جگہوں میں دعائیں کریں۔ کیونکہ غیر حاجی بہرحال اپنی اپنی جگہ ہی دعائیں کر سکتے ہیں اور تمام صلحاءِ امت اسی طرح کرتے آئے ہیں اور یہ عاجز بھی اسی پہ عامل رہا ہے۔ اس طرح یک جہتی بھی رہتی ہے۔ اور قمری نظام کے معاملہ میں بھی کوئی رخنہ نہیں پیدا ہوتا۔ اس صورت میں بے شک دوسرے ممالک کے مسلمان اپنی رؤیت کے مطابق بھی ذوالحجہ کی نہم تاریخ کو دعائیں کریں۔ کیونکہ دعاؤں کی تکرار میں کوئی حرج نہیں بلکہ برکت ہی برکت ہے اور توجہ کا جانا اور انہماک پیدا کرنا تو بہرحال دعا کرنے والے کی اپنی ذہنیت پر منحصر ہے۔ ورنہ توجہ نہ جمانے والے لوگ تو حج سے بھی خالی ہاتھ لوٹ آتے ہیں۔

(۷) یہ خیال کہ مکہ مکرمہ کی رؤیت کے مطابق عید منانے میں کامل اور عالمگیر یک جہتی پیدا ہو جائے گی۔ پھر بھی غلط ہوگا کیونکہ جغرافیہ دان جانتے ہیں کہ ہر علاقہ کے طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب نصف النہار کے وقت میں لازماً فرق ہوتا ہے۔ پس بظاہر ایک دن میں عید مناتے ہوئے بھی مختلف علاقوں میں کچھ نہ کچھ فرق بہرحال رہے گا۔ یعنی کہیں صبح ہوگی اور کہیں دوپہر ہوگی اور کہیں شام ہوگی اور امریکہ وغیرہ میں تو دن ہی بدل جائے گا۔ تو اس صورت میں یک جہتی اور عالمگیر صورت پھر بھی قائم نہیں رہتی۔ اور مکہ مکرمہ کی رؤیت کی مطابقت کی کوشش عملاً بے سود ہو جاتی ہے۔

(۸) ریڈیو اور تار اور ٹیلی فون کی سہولت کے باوجود ہر گاؤں اور بستی میں لازماً مکہ مکرمہ کی رؤیت کا علم ہو جانا ممکن نہیں ہے۔ اور افتراق اور اختلاف پھر بھی رہے گا بلکہ پریشانی بڑھ جائے گی۔ اور سہولت عامہ کا شرعی اصول بھی ٹوٹ جائیگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۶) عید الاضحیٰ کے معاملہ میں مکہ مکرمہ کی رؤیت کی مطابقت اختیار کرنے میں جو رخنہ چاند کی تاریخوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کسی دوسرے طریق پر باہم سمجھوتے سے درست کیا جا سکتا ہے۔ گو دوسرے طریق کی تفصیل نہیں بتائی جاتی۔

(۷) جب اس زمانہ میں ٹیلی فون اور ریڈیو اور تار اور وائرلس کے ذریعہ اطلاعات کے ذرائع دنیا بھر میں بے حد وسیع ہو گئے ہیں اور یہ سب چیزیں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نعمتیں ہیں جو قرآنی آیت اذا اخرجت الارض اثقالہا کے ماتحت ظاہر ہوئی ہیں تو ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ان سے فائدہ نہ اٹھانا ایک گونہ کفرانِ نعمت میں داخل ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس بات کے اظہار میں غالباً کوئی حرج نہیں کہ یہ خاکسار ابھی تک اس معاملہ میں کوئی قطعی رائے قائم نہیں کر سکا۔ گو میرا طبعی اور غالب رجحان رائج طریق اور قدیم سنت کو قائم رکھنے کی طرف ہے۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں شریعت کا بھی یہی منشاء معلوم ہوتا ہے۔ مگر بہرحال جب ایک سوال پیدا ہو آ ہے تو اس کے متعلق تحقیق ہونی چاہیئے۔

میں نے یہ چند سطور علالت کی حالت میں بڑی مشکل سے لکھی ہیں۔ کیونکہ چند دن سے ہیٹ سٹروک اور بعض دوسرے عوارض کی وجہ سے کمزوری بڑھ گئی ہے۔ اور تحریر کے وقت ہاتھ کانپتا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسلام اور احمدیت کی قلمی خدمت سے زندگی بھر محروم نہ ہونے دے۔ کیونکہ بظاہر میری یہی حقیر سی خدمت میرا سرمایہ حیات ہے اور وہ بھی محض خدا کے فضل و توفیق سے۔ ورنہ دوسرے اعمال کے لحاظ سے تو خدا کے عفوّ و غفور کی ستاری ہی ستاری ہے اور بس۔

خاکسار :- مرزا بشیر احمد عفا اللہ عنہ

ربوہ ۱۶ ؍ جون سنہ ۱۹۶۰ء

ایک نامعلوم الاسم احمدی خاتون کے جواب میں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ــــ ربوہ

مجھے ایک خط جس کے نیچے نام نہیں لکھا ہوا ایک احمدی خاتون کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی بعض پریشانیوں کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ کبھی میری دینی حالت اچھی ہو جاتی ہے۔ اور کبھی میں اپنی حالت میں تنزل کی کیفیت محسوس کرتی ہوں۔ اور خاوند کے ساتھ تعلقات بھی اسی اتار چڑھاؤ صورت میں چل رہے ہیں۔ چونکہ اس خاتون نے اپنا نام نہیں لکھا اسلئے اخبار کے ذریعہ جواب دیتا ہوں کہ ایسی حالت سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ خدائی قانون کے ماتحت انسان پر قبض و بسط کے دور آتے رہتے ہیں بلکہ بعض صورتوں میں یہ دور انسان کی ترقی کا پیش خیمہ بن جاتے ہیں۔ پس مومن کا کام ہے کہ اس حالت میں گھبرائے نہیں بلکہ اپنی طرف سے نیکی اور تقویٰ اور عمل صالح میں لگا رہے۔ یہ بھی ایک رنگ کا جہاد ہے بلکہ جہاد اکبر۔ اور اس جہاد کی حالت میں انسان کی زندگی کا خاتمہ بھی ہو جائے تو پھر بھی انجام بخیر ہے۔ بلکہ اگر نیت نیک ہو تو یہ بھی ایک قسم کی شہادت کی موت ہے۔ مگر جدوجہد کو ترک کرنے والا جو ہتھیار ڈال دیتا ہے وہ خدائی نصرت سے محروم ہو جاتا ہے۔

باقی رہا خاوند کے تعلقات کا سوال۔ سو اس خاتون کو اس معاملہ میں اتنا فرض ادا کرنا چاہیئے کہ خاوند کے متعلق محبت اور وفاداری اور خدمت کے مقام پر قائم رہیں اور دوسری طرف خاوند کا فرض ہے کہ وہ خیرکم خیرکم لاھلہ کا نمونہ بننے کی کوشش کریں۔ اسی توازن کے ذریعہ گھر میں حقیقی امن قائم ہوتا ہے۔ میں اس خاتون کے لئے دعا کرتا ہوں مگر استدعا کرتا ہوں کہ آئندہ حتی الوسع گمنام خطوں سے اجتناب فرمائیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۶ ۶/۶۰)

دعائے مغفرت

میرے تایا بزرگوار میاں مولا بخش صاحب۔ جو سیالکوٹ کے قریب ایک گاؤں موضع بھڈال میں بروز بدھ بتاریخ ۱۵ ۶/۶۰ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نہایت سادہ مزاج اور مخلص احمدی تھے مرحوم موصی تھے ان کی میت ۱۶ ۶/۶۰ کو ربوہ لائی گئی اور مکرم قاضی محمد نذیر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں بعد نماز عصر سپردِ خاک کئے گئے۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار نور الدین خوشنویس دار الرحمت غربی ربوہ

درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ تا حال تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

(از ملک محمد حسن شریف صاحب راولپنڈی)

برادرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم ۲۸/۲۹ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب پونے بارہ بجے ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

برادرم مرحوم لائل پور شہر میں پیدا ہوئے اور اپنی تمام زندگی لائل پور شہر میں ہی گزاری۔ محترم والد مرحوم حضرت شیخ خدا بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے اور لائل پور ضلع کے اولین احمدیوں میں سے تھے۔ آپ نے سنہ ۱۸۹۵ء کے قریب جبکہ آپ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں مقیم تھے خود قادیان جا کر حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی تھی۔ لائل پور شہر آباد ہونے پر وزیرآباد سے لائل پور تشریف لے آئے۔ برادرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم کی تربیت چونکہ محترم والد صاحب کے ذریعے سے ہوئی تھی اس لئے بچپن سے ہی ان کو احمدیت کے ساتھ بہت اخلاص اور عشق تھا۔

احمدیت کے نور سے ایسا دل منور تھا کہ ہر کس و ناکس کو نہایت ہی محبت اور اخلاص کے ساتھ احمدیت کا پیغام پہنچایا کرتے تھے۔ بحث مباحثہ سے عام طور پر گریز کرتے تھے۔ ہر مذہب و ملت کے جلسوں میں شامل ہوتے تھے۔

مرکز سلسلہ میں جانے کا بہت شوق تھا کبھی جلسہ سالانہ سے غیر حاضر نہیں ہوئے تھے۔ اور جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر بڑے انہماک سے تقریریں سنا کرتے تھے۔ اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ہمیشہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی تحریک کیا کرتے تھے

بزرگانِ سلسلہ سے محبت آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بہت محبت تھی۔ مبلغین سلسلہ کا بہت احترام کرتے تھے۔

جب بھی جماعت کا کوئی بزرگ لائل پور شہر جاتا۔ اس کی دعوت کر کے بہت خوش ہوتے تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم اور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ بقاپوری سے بہت محبت اور تعلق تھا۔

نیکی اور تقویٰ آپ نے لائل پور شہر میں اپنی زندگی کے پچاس برس بسر کئے باوجود مخالفت کے حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ وفات کی خبر سن جو اصحاب ہمارے گھر تشریف لائے۔ ان سب کی زبان پر یہ فقرہ تھا کہ "ہم نے ایسا شریف اور بے نفس انسان اپنی زندگی میں نہیں دیکھا"۔ مرحوم نے اپنی شرافت کا سکہ اپنوں اور بیگانوں پر بٹھایا ہوا تھا۔ اور سب لوگ آپؓ کی تعریف کرتے تھے مرحوم احمدیت کا ایک صحیح نمونہ تھے۔ اتنے حلیم طبع اور منکسر المزاج تھے کہ کبھی کسی سے اونچی آواز سے بات نہ کرتے تھے اگر کوئی سختی سے پیش بھی آتا تو چپ ہو جاتے تھے۔ اور کبھی سختی یا تلخی سے جواب نہ دیتے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ سے سخت کلامی کرنے والا خود ہی شرمندہ ہو جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ پر توکل خدا تعالیٰ پر اس قدر توکل تھا کہ بڑی سے بڑی مشکل کے وقت زبان پر صرف ایک ہی فقرہ ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے کام خود کرے گا۔ اور واقعی ہر کام ان کی مرضی کے مطابق ہو جاتا تھا۔ جو نہ صرف ان کے لئے زیادتی ایمان کا موجب ہوتا بلکہ ہمارے ایمانوں کو بھی تازگی بخشتا تھا۔

بیماری اور وصال آپ ۲½ سال ہوگئے ہیں کینسر (Cancer) کی وجہ سے صاحب فراش رہے۔ اپنی بیماری کا یہ لمبا عرصہ نہایت ہی صبر و شکر سے گزارا۔ بیماری کے دوران میں آپ کے متواتر اپریشن ہوئے۔ مگر صبر اور رضاء الٰہی کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اپنی تکلیف کو کبھی کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ نہایت ہی جوانمردی سے بیماری کا مقابل کیا۔ باوجود بہت علاج معالجہ کے بیماری دن بدن بڑھتی ہی گئی بالآخر ان کے چھوٹے صاحبزادے ملک بشیر احمد صاحب آپ کو لائل پور سے لے آئے۔

آخر اللہ تعالیٰ کا بلاوا آگیا۔ اور آپ مورخہ ۲۸/۲۹ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء پونے بارہ بجے رات اپنے مولائے حقیقی کے پاس پہنچ گئے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے نیز آپ کی اولاد اور اہلیہ کا حافظ و ناصر ہو آمین ثم آمین۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ۲ لڑکے اور ۵ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ☆

مختلف مقامات پر یوم خلافت کی تقریب پر جلسے

مورخہ ۲۷ مئی سنہ ۶۰ء کو مندرجہ ذیل مقامات پر بھی احمدی جماعتوں نے یوم خلافت منایا اور جلسے کر کے خلافت کی برکات اور اس کی ضرورت و اہمیت کو واضح کیا۔ ان جلسوں کی مفصل روئداد عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں کی جا رہی۔

جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی۔ کنری۔ کراچی۔ لودھراں ضلع ملتان۔ بشیرآباد اسٹیٹ۔ جوہرآباد۔ مردان۔ لائل پور۔ میانی ڈھوگمیاٹ۔ بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔ منڈی بورے والا۔ لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ۔ حیدرآباد دکن۔ گولڑہ نتھے خان۔ نبی سر روڈ۔ لالہ موسیٰ۔ جھنگ صدر۔ آبنہ ضلع شیخوپورہ۔ لاٹھیانوالہ ۱۹۴ گ ب ضلع لائل پور۔ واہ کینٹ کوئٹہ۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۲ء تک کیلئے منظور کئے گئے ہیں احباب نوٹ فرمائیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام جماعت و ضلع	نام جماعت و ضلع
شاہدرہ ٹاؤن ضلع شیخوپورہ حکیم مختار احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ۔ چوہدری غلام حسین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ ماسٹر غلام محمد صاحب سیکرٹری تعلیم	لیاقت پور ضلع رحیم یار خان چوہدری نصر اللہ خان صاحب۔ پریذیڈنٹ رحیم آباد ضلع نواب شاہ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب۔ پریذیڈنٹ

تقرر امیر ضلع و امیر مقامی

چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کو جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات کا امیر ضلع اور حکیم احمد دین صاحب کو جماعت احمدیہ سید والا کا امیر مقامی ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کیا گیا ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) عاجزہ کے بھائی منیر احمد عابد نے امسال بی۔ ایس۔ سی کا اور ہمشیرہ رضیہ سلطانہ نے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کی درخواست دعا ہے۔ (نذیرہ احمد ساجد سرگودھا)

(۲) خاکسار نے اور میرے دوسرے ساتھیوں نے ربوہ سے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔
خاکسار۔ عبدالمنان بھٹی ولد ایم غلام رسول صاحب بھٹی۔ بھٹی جنرل سٹورز نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر (سندھ)

(۳) میں عرصہ سے بیمار ہوں۔ دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرماوے (آمین)
(محمد شفیع ملتان)

(۴) میں ڈیڑھ ماہ سے پٹھوں کی درد سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔
خاکسار
چوہدری محمد صدیق قادیانی
مغلپورہ گنج۔ لاہور۔

آمد چندہ تعمیر فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

بابت ماہ مئی ۱۹۶۰ء

چندہ برائے تعمیر فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی پانچویں قسط شائع کی جا رہی ہے۔ اس چندہ کی آمد بہت کم ہو رہی ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ اس سلسلہ میں پوری پوری جدوجہد سے کام لیں اور جلد از جلد چندہ جمع کر کے بھجوائیں۔ اس سال کے اندر اندر بیس ہزار روپیہ کی رقم جمع کرنے کی منظوری حاصل کی گئی تھی۔ اب ہمارے مالی سال پر تقریباً نو ماہ ختم ہو چکے ہیں اور اب تک صرف ۲۰۱۲ روپے کی رقم جمع ہوئی ہے۔ جو کہ بہت ہی کم ہے۔ اگر لجنات کوشش کریں اور باقی تین ماہ میں باقی رقم جمع کر لیں تو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اس سکول کی عمارت کی بنیاد رکھ دی جائے۔ ڈیڑھ صد روپیہ کی رقم ادا کرنے والے احباب کے نام سکول کی عمارت پر کندہ کروائے جائیں گے۔

(۱) ازلجنہ اماء اللہ کراچی ۴۷۵/۸/-

(۲) ملک رشید الدین صاحب چک نمبر ۱۱۹ ضلع منٹگمری ۱/۱۱/-

(۳) بیگم صاحبہ چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ ۵۰/-/-

(۴) بنت " " " " ۲۰/-/-

(۵) مکرمی جناب مولوی عبداللطیف صاحب سنکوہی مکان نمبر ۹ گلی نمبر ۷ رام نگر نزد سماج۔ لاہور ۱۵۰/- روپے (نام کندہ کروایا جائے گا)

(۶) مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ۱/-/-

(۷) مکرم عبدالقدوس صاحب کرشن نگر لاہور ۳/-

(۸) مکرم چوہدری ابوالخیر صاحب باجوہ لاہور ۱۰/-

(۹) مکرم محمد موسیٰ صاحب بودھراں ۱۱/-

(۱۰) مکرمہ فاطمہ بشریٰ صاحبہ زوجہ صالح محمد صاحب کنری سندھ ۵/-

(۱۱) کنری سندھ ۵/-/-

(۱۲) مکرم جناب چوہدری نورالدین صاحب نواب شاہ سندھ ۲۰/-

(۱۳) چک منگلا ۵/۸/-

(۱۴) بدین سندھ ۹/۸/-

(۱۵) ازلجنہ گوجرخان ضلع راولپنڈی ۴/۱۲/-

(۱۶) سانگلہ ہل ۴۱/۱۴/-

(۱۷) ازلجنہ شیخوپورہ ۹۷/-/-

(۱۸) ممیرہ بیگم چوہدری مقبول احمد صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر شیخوپورہ ۱۰۰/-

(۱۹) جیبوں چک نمبر ۱۱ ضلع شیخوپورہ ۱۶/-

(۲۰) چک نمبر ۷۹ " " ۱۱/-

(۲۱) ازلجنہ مجوکہ ضلع سرگودھا ۵۵/-/-

(۲۲) ازلجنہ احمد نگر ۸/۷

(۲۳) بذریعہ مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ ۲۸/۹/-

(۲۴) ازلجنہ ملتان چھاؤنی ۵۰/-/-

(۲۵) ازلجنہ ربوہ ۷۶/۱۳/-

(۲۶) ازلجنہ گجرانوالہ ۶۹/-/-

(۲۷) راولپنڈی ۹/۱۰/-

میزان ۱۳۶۴ - ۱ - ۹

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

مکرم محمود احمد صاحب طاہر کریانہ سٹور گول بازار ربوہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

(مینجر الفضل)

ایک کتاب کی ضرورت

خاکسار کو دروس الادب عربی (میٹرک کا نصاب پنجاب یونیورسٹی کا قبل از تقسیم ملک) کا خلاصہ درکار ہے۔ کسی صاحب کے پاس ہو تو اطلاع دیں منگوانے کا انتظام کر لوں گا۔ (پیرزادہ محمد اکبر سقراط پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کو ٹلی جنوبی ضلع گجرات براستہ کنجاہ)

اسلام کی ضروریات اور مالی قربانی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ اپریل ۱۹۴۴ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"ہماری مالی قربانیاں اسلام کے فنڈ کو اس قدر مضبوط کر دیں کہ جب کسی ملک میں اسلامی لشکر بھجوانے کی ضرورت ہو۔ جب لوگوں کی پیاس کو بجھانے کے لئے لٹریچر فراہم کرنا ضروری ہو تو ہمارے پاس اس قدر سامان موجود ہو کہ ہم بغیر کسی قسم کے فکر کے اور بغیر اس کے کہ ہمارے سپاہیوں کو کسی قسم کی تشویش ہو اسلام کی ان تمام ضروریات کو پورا کر سکیں۔"

مبارک ہیں وہ دوست جو اس فرمان کو پورا کرنے کے لئے اپنی جان اور اپنے مال کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دیوانہ وار آگے بڑھ کر خدمت اسلام کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے ہیں اور تحریک جدید کی مالی امداد فرما کر اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی سعی بلیغ کرتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

ذیل میں ان مخلص بھائیوں کی دسویں فہرست پیش کی جاتی ہے جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ جزاء

(۱) مکرم منشی برکت علی صاحب پنشنر سابق کارکن وکالت مال تحریک جدید ربوہ۔ سرائے عالمگیر ضلع گجرات منجانب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۵۰/- روپے برائے مسجد احمدیہ پیرس

(۲) " " " منجانب مرحوم والدین ۱۵۰/- روپے برائے مسجد احمدیہ روم۔

(۳) مکرم ملک محمد الدین صاحب چک نمبر ۳۳۶ گ ب ضلع لائلپور۔ منجانب زوجہ مرحومہ زہرہ خاتون صاحبہ۔ ۱۵۰/- روپے برائے مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ۔

(۴) مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ۔ منجانب مرحوم والدین (مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی والد۔ والدہ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ ۱۵۰/- روپے برائے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

آب نوشی کا انتظام

موسم گرما میں ہر راہ چلتے انسان کو تھوڑے تھوڑے وقفہ بعد پیاس محسوس ہونے لگتی ہے۔ اگر اسے ٹھنڈا پانی مل جائے تو وہ اسے پی کر اپنے اندر ایک نئی زندگی محسوس کرنے لگتا ہے کیا بجا ارشاد ہے۔ وجعلنا من الماء کل شیئ حی"۔ پیاسے کو پانی پلانا ایک ایسا فعل ہے۔ جس کی فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت زور سے بیان فرمائی ہے۔ آجکل گرمیوں کا موسم ہے۔ انصار اللہ میں سے جس کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ وہ عام گذرگاہوں پر آب نوشی کا انتظام کریں۔ ایک دکاندار اگر اپنی دکان پر اس نیت سے پانی کا گھڑا اور گلاس رکھ دیتا ہے کہ راہ گیر پانی پئیں۔ تو یقیناً وہ ایک ثواب کا کام کرتا ہے۔ اسی طرح اپنے اپنے حلقہ میں اپنی حیثیت کے مطابق انتظام ہو سکتا ہے۔ انصار اللہ کو بہت جلد اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

(قائد خدمت خلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

آواز سے دوگنی رفتار پر پرواز

کولمبس ۱۸ جون۔ امریکہ کی مشہور ہوا باز جیکلن کوچران پہلی خاتون ہیں جنہوں نے آواز سے دوگنی رفتار پر پرواز کی ہے۔ مس کوچران نے تیرہ سو میل سے زائد فی گھنٹہ رفتار سے طیارہ اڑاتے ہوئے حال ہی میں یہ اعزاز حاصل کیا ہے۔ طیارہ نے آواز سے دو(گنی رفتار کی سطح آٹھ میل کی اونچائی پر اڑتے ہوئے حاصل کی۔)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

اور اسی طرح پاکستان تمام مشرق کی رہنمائی کر سکتا ہے یہی نہیں بلکہ یہ ایسا دستور ہوگا جو اسلامی اصولوں کے قریب تر ہوگا۔ اور اس کے اندر رہ کر اسلامی اصول بلا روک ٹوک ارتقائی منازل طے کر سکینگے۔

ایسے دستور میں ہمارے اہل علم حضرات بغیر سیاست بازی میں اپنا وقت ضائع کرنے کے اسلامی قانون کے ارتقا میں نہایت ضروری رول ادا کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ ہر بات سے نچنت ہو کر عوام کی ہر شعبہ میں تعلیم و تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق کرنے میں مصروف ہوں۔ مثلاً اگر علماء کا ایک ایسا گروہ کھڑا ہو جائے جو خود علماء کے اندر لا اکراہ فی الدین کے اصول کو قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرے۔ تو وہ ملک و قوم کی دنیوی اور دینی ترقی کیلئے بہت کچھ کر سکتا ہے۔

بعض دینی کہلانے والے حلقوں سے "اسلامی قانون" کا مطالبہ کیا جاتا ہے ہمارے خیال میں صدر کی حالیہ تقریر سے انہیں مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ اور مطالبہ بازی اور گروہ در گروہ ہو کر ملک و قوم میں اسلام کے متعلق انتشار پھیلانے سے رک جانا چاہیئے۔

اس ضمن میں یہاں یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ بعض دینی حلقوں سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فلاں سن میں ۲۲ علماء کا لکھا ہوا جو دستور بنایا تھا وہ اہل علم حضرات کے اتحاد و اتفاق پر دال ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ خیال غلط ہے کہ اہل علم حضرات کسی بات پر متفق نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹ علماء نے آئین کمشن کے سوالنامہ کا جواب لکھ کر خود ہی اس کی تردید کر دی ہے۔ کہاں ۲۲ اور کہاں انیس پھر ان انیس علماء اور مفکرین کی حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے پانچ سات مودودی صاحب کے شاگرد ہیں اور پانچ سات مولانا داؤد غزنوی کے حاشیہ بردار ہیں اور باقی دو تین حضرات وہ ہیں جو انہی کے دوست یار ہیں حالانکہ ان کے مقابلہ میں مولوی احمد علی صاحب نے پچاسوں ایسے اہل علم حضرات کو اکٹھا کر لیا ہے۔

ہم ان تمام اہل علم حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ان کو صدر ایوب کی تقریر کے بعد ایسی کارروائیوں سے باز آ جانا چاہیئے۔ اور اپنا وقت سیاسیات میں براہ راست ضائع کرنے کی بجائے عوام کی تعلیم و تربیت میں خرچ کرنا چاہیئے تاکہ عوام ایک مضبوط حکومت ملک میں قائم کرنے کیلئے

امریکہ کی آبادی میں دو کروڑ اسی لاکھ کا اضافہ

فلوریڈا کی آبادی ۶ء۷۶ فیصدی بڑھ گئی۔ مردم شماری کے ابتدائی نتائج

واشنگٹن ۱۸ر جون۔ ماہ مارچ میں امریکہ کی مردم شماری کی گئی تھی۔ اس کے نتائج ابتدائی طور پر مرتب کر لئے گئے ہیں۔ ان نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت امریکہ کی مجموعی آبادی سترہ کروڑ بچانوے لاکھ ہے گویا گذشتہ دس برس میں امریکہ کی آبادی میں دو کروڑ اسی لاکھ سے زیادہ اضافہ ہوا ہے

۱۹۵۰ء کی مردم شماری کے وقت امریکہ میں بسنے والوں کی تعداد پندرہ کروڑ گیارہ لاکھ بتیس ہزار تھی۔ آبادی میں اضافہ کی وجہ شرح پیدائش میں اضافہ اور شرح اموات میں کمی بیان کی جاتی ہے امریکہ میں زیادہ گنجان آباد ریاستیں نیویارک کیلیفورنیا۔ پنسلوانیا۔ الینائے اوہیو۔ ٹیکساس مشی گن۔ نیو جرسی۔ میساچوسٹس اور فلوریڈا ہیں۔

فلوریڈا کی آبادی میں گزشتہ دس برس کے دوران ۶ء۷۶ فیصد اضافہ ہوا ہے فلوریڈا کی آبادی اب اڑتالیس لاکھ نوے ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ اضافہ آبادی میں نیوادا دوسرے نمبر پر ہے۔ اس کی آبادی میں ۱۹۵۰ء کے بعد ۵ء۷۰ فیصد اضافہ ہوا ہے اور اب اس میں دو لاکھ اکیاسی ہزار تین سو اڑتالیس متنفس بستے ہیں۔ ۱۹۶۰ء کی اس مردم شماری کے آخری نتائج کا اعلان اس سال کے آخر میں کیا جائے گا

---

(۳) ممد و معاون بن سکیں اور انہیں محض نظریاتی جھگڑوں میں الجھانے کی کوشش ترک کر دینی چاہیئے۔

کاغذی لباس

لنڈن ۱۸ر جون۔ برطانیہ کے کاغذ کے ایک مشہور کارخانے نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ خواتین اور بچوں کے لئے بہت جلد کاغذ کے کپڑے تیار کئے جانے لگیں گے۔ اس وقت کاغذی رومال۔ کاغذی تولیے اور کاغذی پیالے تو استعمال کئے ہی جا رہے ہیں۔ یہ کاغذی کپڑے محض کاغذ ہی کے نہیں ہوں گے بلکہ کاغذ میں بعض کیمیکلز اور مصنوعی ریشوں کی بھی آمیزش کی جائے گی۔ کاغذ کے کپڑے اس وجہ سے بھی بہت اچھے رہیں گے کہ کاغذ حرارت جذب نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے گرمی سے بھی بچاؤ ہو جائیگا

جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول میں صدر آئزن ہاور کا زبردست استقبال

"امریکہ ہمیشہ بین الاقوامی امن اور دوستی کے لئے کوشاں رہے گا" ۔ آئزن ہاور

سیول ۲۰ر جون کل صدر آئزن ہاور جب اپنے دورہ مشرق بعید کے آخری مرحلے میں جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول پہنچے تو دس لاکھ سے زیادہ عوام نے ان کا بے مثال خیر مقدم کیا۔ استقبال کرنے والوں نے جس جوش و خروش کے ساتھ صدر امریکہ کو خوش آمدید کہی اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ وہ کئی دفعہ پولیس کا گھیرا توڑ کر صدر آئزن ہاور کی کار کے قریب پہنچ گئے اور پولیس اور خفیہ پولیس کو حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے سخت دشواریاں پیش آئیں۔ ایک دو جگہ عوام کی سخت بھیڑ کی وجہ سے صدر کے جلوس کا راستہ تبدیل کرنا پڑا کیونکہ یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ بعض لوگ عوام کے پاؤں تلے نہ روندے جائیں لیکن سارے راستے میں عوام کا طرز عمل نہایت دوستانہ اور مخلصانہ تھا ہر طرف لوگ تالیاں بجاتے اور نعرے لگاتے نظر آ رہے تھے۔

صدر آئزن ہاور نے سیول کے ہوائی اڈے پر لاکھوں اشخاص کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا امریکہ ہمیشہ بین الاقوامی امن اور دوستی کے لئے کوشاں رہے گا۔

آپ نے کہا میرے اس دورے کی غرض و غایت بھی یہ ہے کہ اجتماعی سلامتی کو تقویت پہنچائی جائے۔ آپ نے کہا میں یہ دیکھنے کا متمنی تھا کہ جنگ کے بعد جنوبی کوریا نے کتنی ترقی کی ہے آپ نے کہا جو لوگ اپنی آزادی کی حفاظت کے متمنی ہوں سارے دنیا کے ہتھیار اور آدمی ان کے مددگار بن جاتے ہیں۔ آپ نے جنوبی کوریا کے عوام کے جذبات کو سراہا اور کہا کہ انہوں نے کمیونسٹوں کی یلغار کو روکنے کے لئے جو نمایاں خدمت انجام دی ہے۔ آزاد دنیا اس کیلئے ہمیشہ ان کی تعظیم کرے گی

اس سے پیشتر مسٹر ہو چنگ قائم مقام صدر جنوبی کوریا نے صدر آئزن ہاور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا جنوبی کوریا امریکہ کو قریبی دوست اور طاقتور حلیف سمجھتا ہے۔ آپ نے کہا اگر امریکہ ہماری امداد نہ کرتا تو ہم ایک عرصہ پیشتر کسی اور ملک کے غلام بن چکے ہوتے آپ نے امریکہ کو دنیا کے بہت سے ملکوں کے لئے محسن قرار دیا۔

مبلغِ اسلام مکرم عبدالوہاب بن آدم کا عزمِ گھانا

(بقیہ صفحہ اوّل)

ممبران اسٹاف اور طلبہ بھی بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ آپ کو جن کثیر التعداد احباب بزرگوں اور غیر ملکی طلبہ نے اسٹیشن پہنچ کر الوداع کہا۔ ان میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ، مکرم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال، مکرم بشارت احمد صاحب بشیر قائمقام وکیل التبشیر اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ بھی شامل تھے۔ احباب نے پہلے باری باری اپنے مجاہد بھائی سے معانقہ کیا اور انہیں پھولوں کے ہار پہنائے بعد ازاں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے آپ کے خیریت منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں تمام احباب شریک ہوئے۔ جب آپ کی گاڑی روانہ ہوئی احباب نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت فضل عمر زندہ باد اور مبلغ گھانا زندہ باد کے پُر جوش نعرے لگا کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ پُر خلوص طور پر الوداع کہا۔

مکرم عبدالوہاب بن آدم جن کی عمر اس وقت ۲۲ سال ہے۔ دسمبر ۱۹۵۲ء میں ربوہ آئے تھے۔ انہیں ان کی والدہ صاحبہ مرحومہ نے جو اس وقت حیات تھیں علم دین حاصل کرنے کی غرض سے مرکز سلسلہ میں بھجوایا تھا۔ پہلے آپ نے جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کی اور پنجاب یونیورسٹی سے ۱۹۵۷ء میں مولوی عالم کا امتحان اول پوزیشن حاصل کرکے امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔ بعد ازاں آپ نے جامعہ احمدیہ میں مزید دو سال تعلیم جاری رکھی اور شاہد کا امتحان پاس کیا۔ اب وکالتِ تبشیر نے آپ کو گھانا میں مبلغ مقرر کیا ہے اور آپ مبلغ اسلام کی حیثیت سے اپنے وطن واپس جا رہے ہیں۔ آپ بہاولپور اور حیدر آباد میں مختصر سے قیام کے بعد کراچی پہنچیں گے اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز ۲۸ر جون کو گھانا روانہ ہوں گے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ بخیریت اپنی منزل مقصود پر پہنچیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور سلسلہ کی صحیح رنگ میں خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

برادرم چوہدری عبدالکریم صاحب و چوہدری عبداللطیف صاحب مالک پوانیر الیکٹرک کمپنی ملتان کی والدہ صاحبہ چند روز سے شدید بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ احمدیہ اور درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ عبدالعزیز

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال با اختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع مدر ہر کلاسن تحصیل جھنگ

امیر ولد اللہ بخش۔ مسماۃ ستاں دختر شمیر سکنہ مدر ہر کلاسن تحصیل جھنگ

بنام ٹکایا رام۔ روشن داس پسران تلسی رام۔ رام چندر ولد دیوی داس۔ ایشر داس حاکم رائے۔ کیول رام دونی چند پسران میلو رام غیر مسلم حال بھارت

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۲ بقدر ۱۶ کنال کھاتہ ۱۶ کا ½ حصہ بقدر ۳ کنال کھاتہ ۲۲ کا ½ حصہ بقدر یک مرلہ جمعبندی ۵۶-۱۹۵۵ء

ہر گاہ مندرجہ بالا ٹکایا رام وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۲/۷ کو بوقت ۱½ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۶/۱۰ ا ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم .... مہر عدالت